اگر نماز فجر میں کبھی اٹھنے میں دیر ہو جائے تو اگر رفع الحاجت کیلئے جانا ضروری ہو اور وقت بہت کم ہو تو پہلے کیا کیا جائے یا صرف وضو کر کے نماز ادا کر لیں؟ اور اگر وقت کم ہو تو پہلے فرض ادا کر سکتے ہیں؟

الجواب حامدًا ومصلیا

حدیث شریف میں آتا ہے جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے شخص کیلئے جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ بات حلال نہیں کہ وہ ایسی حالت میں نماز پڑھے کہ وہ پیشاب پاخانہ کو روکے ہوئے ہو، یہاں تک کہ وہ (اس سے فارغ ہو کر) ہلکا ہو جائے۔ البتہ اگر وقت کم ہو اور پیشاب پاخانہ میں مشغولیت کی صورت میں نماز کے فوت ہونے کا خوف ہو ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں، کیونکہ حفاظتِ وقت حصولِ خشوع سے اہم اور ضروری ہے، جب وقت کم ہو تو سنتوں کو ترک کر کے فرض ادا کرے۔

ابو داؤد میں ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه، عن النبی صلی الله علیه وسلم، قال: لا یحل لرجل یومن بالله والیوم الاخر ان یصلی وهو حقن حتی یتخفف

(السنن لابی داؤد، رقم الحدیث 91)

بحر الرائق میں ہے۔

وان الحدیث (عن عائشة رضی الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: لا صلاة بحضرة طعام ولا وهو یدافعه الأخبثان) محمول علی الکراهیة ونفی الفضیلة حتی لو ضاق الوقت بحیث لو

لو اشتغل بالوضوء يفوته يصلي لأن الأداء مع الكراهية أولى من القضاء، ومنها أن كل عمل قليل لغير عذر فهو مكروه كما لو تروح على نفسه بمروحة أو كمه والله سبحانه وتعالى اعلم.

(البحر الرائق، ج ٢، ص ۵۹، ط قدیمی کراچی)

والله سبحانه وتعالى اعلم

کتبہ عدیل ربانی

متخصص عالمی مجلس مفتیان کرام

١ جمادی الاولی ١٤٤٣ھ

٦ دسمبر ٢٠٢١ء

Scanned with CamScanner